متحدہ پکار ہے — ٹھیک اسلامی نصب العین کی طرف، ٹھیک مسلمان کے حقیقی مقصد حیات کی طرف اور ٹھیک قرآن کے مطلوب کی طرف۔

مگر تعجب ہوتا ہے کہ جب اسی متحدہ دعوت اور اسی متفقہ مقصد کی طرف چند جانیں لپک آتی ہیں اور سعی وجہد کا آغاز کرتی ہیں تو اختلافات اور اعتراضات چاروں طرف سے اُمڈ کر آجاتے ہیں اور جس راہ حق کو ہماری امت کا اجتماعی دماغ راہ حق کہتا ہے اس پر چلنے والوں کے قدم پکڑ لیے جاتے ہیں کہ اور جس راہ پر چاہو چلو تمہیں چھوٹ ہے، مگر خدا کے لیے ادھر نہ چلو۔ ایسے تمام اختلافات اور اعتراضات کے مصنفین کے لیے یہ کتاب ایک اچھا اطمینان بخش جواب ہے۔ آخر یہ حضرات کس کس ہستی کی مزاحمت کریں گے؟ کیا مولانا سید سلیمان ندوی کی؟ مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی کی؟ مولانا ابوالحسن صاحب ندوی کی؟ مولانا حمید الدین فراہی مرحوم کی؟ — اس صف میں ہر گروہ کا قبلۂ عقیدت موجود ہے!

ان پکارنے والوں میں اگر کوئی ایسا ہو جو اپنی ہی پکار کی مخالفت کرنے میں پہلے نمبر پر ہو تو لوگوں کا کام ہے کہ اس سے تصریح طلب کریں۔

مرتب نے بعض ایسے اصحاب کے مضامین بھی شامل کر لیے ہیں جن کے قلم سے ممکن ہے کہ اسلام کے حق میں چند مدحیہ کلمات ٹپک گئے ہوں مگر داعیان حق کی صف میں ان کا کوئی مقام نہیں ہے۔

تاجدار دو عالم

مصنفہ عبدالرحمن عزام پاشا۔ جنرل سکریٹری عرب لیگ قاہرہ۔ مترجمہ ظہور صمدانی۔

قیمت عہ مجلد۔

نبی کریم کی سیرت پر مختلف عنوانات کے تحت سبق آموز معلومات جمع کی گئی ہیں — مگر دو باتیں ضرور کھٹکتی ہیں، ایک تو مباحث کی تعبیر عالمانہ اور محققانہ انداز کی نہیں ہے اور دوسرے اس کے پس منظر میں کوئی ایسا متعین نظریۂ دین کام نہیں کر رہا جو دلوں کو جنبش میں لائے اور خونوں کو حرکت دے اور افکار کی تطہیر کر سکے۔ اور یہ خوبیاں نہ پیدا ہو سکیں تو نبی کی سیرت لکھنے کا کام کسی مناسب ہستی کے لیے چھوڑ کر دوسرے میدانہائے کار کی طرف توجہ کرنا انسب ہے!

اب رہی ترجمہ کی حیثیت، سوائے ناقص ترجمہ کہے بغیر چارہ نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عربی محاورہ